بیانِ حقیقت اور تفہیمِ مسائل کے طور پر کچھ کہنا نہ پہلے ممنوع تھا نہ اب ہے۔ اس ایک صحیح اور متوازن راستے سے ہٹ کر اگر کوئی دوسرا راستہ اختیار کیا جائے گا تو اس سے بہت سی ایسی الجھنیں پیدا ہونگی جنہیں سلجھایا نہ جا سکے گا، کیونکہ سلف اور خلف کے بڑے نامور بزرگوں نے تفہیم مسائل کے لیے صحابہ کرام کے طرزِ عمل پر بحث کی ہے اور بعض امور میں ان کی فروگزاشتوں کا بھی تذکرہ کیا ہے۔

عدالتِ صحابہؓ کے ضمن میں صحابہ کرام کے لیے جس بلند مقام کی نشاندہی کی گئی ہے وہ اپنی جگہ صحیح اور درست ہے اور بلاشبہ صحابہ کرام کی عظیم اکثریت اس پہ پورا اترتی ہے۔ لیکن اگر اس کی بنیاد صرف اس امر کو قرار دیا جائے کہ یہ ہم تک دین پہنچانے کا واسطہ ہیں تو پھر سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ ہم تک دین پہنچانے کے بعض دوسرے واسطے بھی تو ہیں، تابعین، تبع تابعین، تبع تبع تابعین۔ ان بعد کے واسطوں کے لیے بھی جو ہم تک دین پہنچنے کے ناگزیر واسطے ہیں، کیا عدالت کا ویسا ہی بلند مقام ضروری ہے یا نہیں؟ اگر یہ ضروری ہے تو یہ امر پایۂ ثبوت کو پہنچنا چاہیے۔ اور اگر ضروری نہیں تو کیوں؟

اس کتاب کے آخر میں حضرت مفتی صاحب کی ایک "دردمندانہ گزارش" درج ہے جس کے ابتدائی فقرات پڑھ کر دل پر واقعی رقت طاری ہو جاتی ہے اور انسان موت کو سامنے کھڑا پا کر کانپ اٹھتا ہے، لیکن اس سلسلے میں ہم مفتی صاحب کی خدمت میں بصد احترام یہ عرض کریں گے کہ آخر انہیں دینِ حق کے ایک مخلص خادم اور اُن کے رفیقِ کار کے بارے میں یہ کیوں بدگمانی پیدا ہوگئی ہے کہ اُن کے دل صحابہ کرام کے احترام سے عاری ہیں۔ جس شخص کے دل میں ایمان کا نور ہے اُس کا دل صحابۂ کرام کے احترام سے بھی معمور ہے۔ اگر کوئی صاحبِ ایمان احترامِ صحابہ کی ساری حدود کو سامنے رکھتے ہوئے بعض مسائل کی تنقیح میں بعض صحابہؓ کے چند ایسے تسامحات کی نشاندہی کرتا ہے جن کا تذکرہ ہمارے دینی ادب میں پہلے سے موجود ہے، اُسے آخر توہینِ صحابہ کا مجرم کیونکر قرار دیا جا سکتا ہے۔

ہمیں امید ہے محترم مفتی صاحب اس مسئلہ پر اُسی دلسوزی سے غور کریں گے جس کی جھلک اُن کی "دردمندانہ گزارش" میں ملتی ہے۔

صحیح لغات القرآن | تالیف: مولانا تاج محمد دہلوی۔ ناشر: نور محمد کارخانہ تجارت کتب آرام باغ، کراچی۔ کتابی سائز، صفحات ۸۸ ہ۔ کتابت، طباعت آفسٹ قیمت ۵۰ ع ۷ پیسے۔

قرآنِ پاک کے مفاہیم و مطالب کو بندگانِ خدا کے ذہن نشین کرنے کی ہر کوشش بجائے خود نہایت مبارک اور مستحسن ہے اور اگر ایسی کوئی کوشش فی الواقع فہمِ قرآن میں مددگار ہو تو اس سے بڑی سعادت اور کیا ہو سکتی ہے۔ لغات القرآن اردو دان طبقہ کی سہولت کے لیے مرتب کی گئی ہے تاکہ ایک عام قاری الفاظِ قرآن کے معانی اردو زبان میں سمجھ سکے۔ اس لیے الفاظ کی ترتیب بھی مادوں کے لحاظ سے نہیں بلکہ حروفِ تہجی کے مطابق ہے۔ الفاظ کا ترجمہ و تشریح مستند تفاسیر کی روشنی میں کیا گیا ہے۔ لغوی ترجمہ کے ساتھ ساتھ وہ معنی بھی دیئے گئے ہیں جو قرآن کے پیشِ نظر ہیں اور مفرد الفاظ کی جمع یا اگر جمع کا صیغہ ہو تو مفرد اور تمام صیغوں کے مصادر بتانے کا اہتمام بھی کیا گیا ہے۔

لغات القرآن بحیثیت مجموعی ایک کامیاب کوشش ہے لیکن کہیں کہیں حقِ تشریح ادا نہیں ہوا۔ مثال کے طور پر کالحون کے معنی "کالے منہ بدوضع اور بدشکل ہونے والے" کیے گئے ہیں۔ حالانکہ اس کا زیادہ صحیح مفہوم چہروں کی ایسی بھیانک ہیئت ہے جس میں ہونٹ لٹک جائیں اور کھال الگ ہو کر دانت باہر نکل آئیں۔ اسی طرح ساتھ والے صفحہ پر کاشغات، کے لغوی مفہوم کے ساتھ اس کا معنیٰ و مراد "دیوالیاں" بتانے کی بھی ضرورت تھی تاکہ ایک عام ناظرِ قرآن کسی الجھن میں مبتلا نہ ہوتا۔

کتاب کی جزوبندی کی طرف بھی پوری توجہ نہیں دی گئی۔ تبصرہ کے لیے آنے والی جلد کے صفحہ ۲۲۶ کے آگے صفحہ نمبر ۲۷۳ ملتا ہے۔ ہمیں امید ہے کہ آئندہ ایڈیشن میں ان خامیوں کو دور کر دیا جائے گا۔

اسلام کے نامور مجاہد سید قطب شہید علیہ الرحمۃ کی ایمان افروز اور فکر انگیز کتاب

المستقبل لهٰذا الدین

کا اردو ترجمہ

اسلام کا روشن مستقبل

از: عبدالحمید صدیقی

کتاب بہترین، طباعت دیدہ زیب، سرورق سہ رنگا خوبصورت۔ کاغذ آفسٹ پیپر

قیمت: چار روپیہ

ادارہ ترجمان القرآن، اچھرہ، لاہور